زبان کی حفاظت

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد

اللہ جل شانہٗ نے انسان کے جسم کے اندر جو مختلف اعضاء تخلیق فرمائے ہیں، ان میں ہر عضو اور ہر حصہ اپنی الگ افادیت رکھتا ہے، انسان کی زندگی کی مختلف ضرورتیں ان مختلف اعضاء سے پوری ہوتی ہیں، شریعت نے ان مختلف اعضاء کے استعمال کے لیے کچھ اصول مقرر کیے ہیں، ان پر کچھ پابندیاں بھی لگائی ہیں، آنکھ انسانی جسم کے اندر ایک عظیم نعمت ہے لیکن شریعت نے اس کے دیکھنے اور اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لیے کچھ ضوابط مقرر کیے ہیں، اسے پابند بنایا گیا ہے کہ بعض چیزوں کے دیکھنے میں اسے استعمال نہ کرے، یہی حال کان کا ہے، اس عضو میں اللہ تعالیٰ نے سماع کی صلاحیت رکھی ہے لیکن شرعاً ہر آواز کا سننا جائز نہیں، اسی طرح زبان سے انسان کی کئی ضرورتیں وابستہ ہیں، اس سے آدمی بولتا ہے، چکھتا ہے اور سخت و نرم اور سرد و گرم ماکولات و مشروبات کی تمیز کرتا ہے، یہاں بھی شریعت نے کچھ پابندیاں لگائی ہیں اور بڑی احتیاط کے ساتھ اس کے استعمال کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ''مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو جنت میں داخلے اور جہنم سے دوری کا ذریعہ ہو'' تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سراہا کہ تم نے بڑی اچھی بات پوچھی ہے اور جس کے لیے اللہ تعالیٰ چاہے یہ کام آسان کر دیتے ہیں۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض، مندوبات، مستحبات اور نماز و جہاد کا ذکر فرمایا اور حدیث کے آخر میں فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس پر ان تمام امور کی انجام دہی کا انحصار ہے''۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوچھنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا:

"کفِ علیک ھذا" اس زبان کو اپنے خلاف استعمال نہ کرنا"...... حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حیرت و تعجب ہوا تو آخر پوچھ ہی لیا کہ جو بات ہم زبان سے نکالتے ہیں اس پر بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی کی وجہ سے لوگ جہنم میں اوندھے منہ گرائے جائیں گے"۔ یعنی جس طرح ایک درانتی کاٹنے میں، کارآمد پودوں اور بے کار گھاس پھونس میں تمیز نہیں کرتی، اسی طرح آدمی کی زبان جب جائز و ناجائز میں استعمال ہوتی ہے تو اُلٹے منہ جہنم میں گرانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ زبان کے استعمال میں نہایت احتیاط کرنی چاہئے، کیونکہ زبان صرف ایک کام نہیں کرتی بلکہ مختلف ذمہ داریاں پوری کرتی ہے۔

جیسے ایک ہی شخص وزیر اطلاعات بھی ہو اور وزیر مالیات بھی، ایک ہی آدمی وزیر دفاع بھی ہو اور وزیر خارجہ بھی، ان وزراء کے مختلف محکموں کی طرح اللہ تعالیٰ نے زبان کو بولنا، چکھنا ٹھنڈے اور گرم میں امتیاز کے مختلف کام سپرد کیے ہیں۔

اسی لیے حدیث میں اپنی زبان کو اپنے خلاف استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے بلکہ دوسری حدیث میں ہے "مـن صـمت نجا" جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خاموش رہتے، صرف وہ بات فرماتے جس میں ثواب کی اُمید ہوتی۔ حضورؐ کے ہر عمل، ہر طرز اور ہر ادا میں امت کے لیے ایک سبق پنہاں ہے، آپ کے زیادہ تر خاموش رہنے میں یہی تعلیم تھی کہ زبان کا استعمال بوقتِ ضرورت اور بقدرِ ضرورت ہو، بلاشبہ بھلائی کی بات کرنی چاہئے، بولنے کے موقع پر زبان کھولنی چاہئے لیکن بے محابا بولنا اور مسلسل بلا سوچے سمجھے بولتے چلے جانا، نقصان دہ اور مضر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من یضمن لی مابین لحییہ و ما بین رجلیہ، أضمن لہ الجنة" یعنی جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے گا، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں، غور کیا جائے تو واقعتاً اکثر گناہوں کا منبع و مصدر یہی دونوں عضو ہیں۔ زبان ہی سے زیادہ تر دوسروں کو اذیت پہنچتی ہے، اسی سے غیبت کی جاتی ہے، الزام تراشی کی جاتی ہے، تہمت لگائی جاتی ہے، گالی دی جاتی ہے، فضول گوئی کی جاتی ہے، اسی سے جھوٹا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ ایک اور حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے "بسا اوقات انسان کی زبان سے اللہ کی ناراضگی کا ایسا کلمہ نکل جاتا ہے کہ بات کرنے والے کو اس کی کوئی خاص پروا نہیں ہوتی لیکن اس ایک کلمہ کی وجہ سے کہنے والا جہنم کی گہرائی میں جا گرتا ہے"...... اس لیے دوستو! زبان کی حفاظت کی بہت ضرورت ہے، اگر کوئی شخص زبان پر قابو پالے تو سمجھ لیجیے کہ اس نے اپنے آپ کو کئی آفتوں اور گناہوں سے محفوظ کرلیا اور اس پر قابو پانا کوئی زیادہ مشکل بھی نہیں، اگر انسان کو زبان کی آفتوں کا دھیان رہے، ہر بات کہنے سے پہلے سوچنے کی عادت ڈالے، ہر رات دن بھر کی گفتگو اور مکالمات کا محاسبہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی نصرت سے وہ اس پر قابو پا سکتا ہے، بس فکرمند ہونے اور محاسبہ کی ضرورت ہے۔ اللہ جل شانہ، ہمیں زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆